ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

حیاتِ مولوی عبدالحق میں رسالہ سہ ماہی "اردو" کے ارتقائی سفر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

A REVOLUTIONARY OVERVIEW OF QUARTELY JOURNAL"URDU" IN THE LIFE OF MOLVI ABDUL HAQ

ڈاکٹر نذیر احمد

لاہور گیریژن یونیورسٹی لاہور

ڈاکٹر محفوظ احمد

لاہور گیریژن یونیورسٹی لاہور

ڈاکٹر زینت النساء

لاہور گیریژن یونیورسٹی لاہور

ڈاکٹر عرفان منظور

لاہور گیریژن یونیورسٹی لاہور

:Abstract

Irtiqaa is Arabic word which means to develop or climb up. Anjaman Taraq e Urdu issued its first quarterly magazine" Urdu" in January 1921. In the third part of this magazine, the aims and objectives of the magazine were determined. This magazine was declared as a pure literary magazine. Until 1947, this magazine was published from India. It was published again in 1949 from Karachi, Pakistan. Maulvi Abdul Haq passed away on 16 August 1961. After the death of Maulvi it was a purely literary magazine which .Sahib, this magazine was started again after a short hiatus was always trying to serve Urdu language and literature. Under the patronage of Maulvi Abdul Haq Sahib, this magazine published numerous general and special numbers. After his death it was .continued by his successors

Key words Arabic word, literal meaning to climb up or progress, started in 1921, pure lierary

,magazine, India, Karachi, Pakistan, Death of Abdul Haq

ارتقا کے معنی ومفاہیم

لفظ "ارتقا" کے معانی اور مفاہیم:

فرہنگِ تلفظ میں لفظ "ارتقا کے معنی یوں درج ہیں۔

"ارتقا(ار۔ت۔قا)(ع۔ا۔مذ)اوپر اٹھنا، ترقی کرنا، بہتر سے بہتر کی طرف جانا"(1)

فرہنگِ عامرہ میں میں اس کے معنی اس طرح درج ہیں۔

"ارتقا(ع۔مذ)ترقی۔اوپر چڑھنا" (2)

اِرتقا یا اِرتقائی الفاظ عربی زبان سے ماخوذ ہیں۔انگریزی میں ارتقا کا مترادف لفظ (progressive) ہے۔اس کا مادہ ترق ہے جس کے معنی ہیں بڑھنا۔پیش قدمی کرنا۔دوسرے لفظوں میں یہ لفظ ترقی کے معنوں میں مستعمل ہے۔اصطلاح میں اس سے مراد کسی کام کو جہاں سے شروع کیا ہے اس کو اس کی حیثیت سے بڑھانا،اس مخصوص کام میں ترقی کرنا اور درجہ بدرجہ ترقی کر کے اس کام میں فنزودگی کے عناصر پیدا کرنا۔اس کی سادہ سی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ ایک شخص جو تیسری منزل پہ پہنچنے کا ارادہ کر کے پہلے زینے پہ قدم رکھتا ہے۔پھر

زینہ بہ زینہ چڑھتے ہوئے پہلی منزل، پھر دوسری اور پھر تیسری منزل پہ پہنچ جاتا ہے۔اس شخص کی زینہ بہ زینہ چڑھائی کا عمل بھی ارتقا کی ایک صورت ہے،لہذا اس کے اس سفر کو "ارتقائی سفر" کا نام دیا جاسکتا ہے۔

چارلس ڈارون کا" نظریہ ارتقا" بھی جو اس نے چرند، پرند اور انسان میں کئی حوالے سے مماثلتیں قائم کرنے کے بعد وضع کیا تھا، راقم الحروف کے تحقیقی باب "سہ ماہی اردو کا ارتقائی سفر" سے مفہوم کے اعتبار سے قریب دکھائی دیتا ہے۔

ارتقا ایک تعلیمی اصطلاح بھی ہے جس کا مطب ہے کہ مخصوص نصاب میں تبدیلی پیدا کرتے ہوئے بہتری کی طرف سفر کرنا۔اُردو زبان وادب میں "ارتقائی سفر" سے مراد ہے مخصوص مضمون کا آغاز سے انتہا کی جانب بڑھائے اقدامات کا ذکر، اور اس سفر میں ادبا، مدیران، مضمون نگار، مقالہ نگار، معتمد، معتمد اعزازی، سیکریٹری اور صدور وغیرہ کے سرانجام دیے گئے ادبی افعال اور کارناموں کا ذکر،ان کی ادبی رفتار کو مدنظر رکھ کر نشیب وفراز کے حوالے سے کرنا مقصود ہے۔

بابائے اُردو کی وفات سے پہلے سہ ماہی "اُردو" کا ارتقا(پہلا حصہ)

انجمن ترقی اُردو نے پہلے سہ ماہی "اُردو" کا آغاز جنوری 1921ء سے کیا۔جلد اول، حصہ اول جنوری تا مارچ محمد مقتدی خان شروانی انسٹیٹیوٹ پریس علی گڑھ سے چھپ کر شائع ہوا۔ عبدالرحمٰن بجنوری کے ادبی مضمون "محاسن کلام غالب اُردو" کے علاوہ باقی تمام علم وادب پر مشتمل مضامین شامل کیے گئے۔رسالہ سہ ماہی اُردو کے روح رواں اور بانی جناب مولوی عبدالحق صاحب آنریری سیکرٹری تھے۔مذکورہ رسالے کا افتتاحی مضمون "آغاز" کے عنوان سے مولوی عبدالحق کا ہی تھا جس میں انھوں نے واضح کیا کہ یہ رسالہ خالصتاً ادبی ہوگا اور انجمن کا یہ رسالہ ادب اور اس کے متعلقات سے آگے نہیں بڑھے گا۔اس حوالے سے مولوی عبدالحق لکھتے ہیں۔

" اس پر اکثر صاحبوں نے اعتراض کیا۔وہ فرماتے ہیں کہ کاغذ کی یہ ناؤ کب تک چلے گی اور یہ مضمون کب تک مساعدت کرے گا۔بہت ہوا تو دو سال چلے گا اور آخر یہ دفتر تہ کرنا پڑے گا"(3)

سہ ماہی "اُردو" جلد اوّل، حصہ دوم، بابت ماہ اپریل 1921ء کو انجمن ترقی اُردو نے شائع کیا۔مولوی عبدالحق آنریری سیکرٹری، "انجمن کی مختصر سالانہ رپورٹ" مرہٹہ زبان پر فارسی کا اثر" اور ترجمہ اصطلاحات علمیہ " تین مضامین سہ ماہی "اُردو" کی نذر کیے۔علاوہ ازیں اصول وضع اصطلاحات، یونانی علم وادب، حضرت امیر خسرو کے کلام میں ہندی الفاظ، انگریزی الفاظ کی تذکیر وتانیث، اور کلام غالب کی بعض خصوصیات، جیسے مقالات شاملِ اشاعت کیے گئے۔اس شمارہ میں مولوی عبدالحق کا شامل مضمون "مرہٹی زبان پر فارسی کا اثر" ایک با اثر مضمون ہے جس میں ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے ایک زبان کا دیگر زبانوں پہ اثرات کا نقشہ امثلہ سے کھینچا ہے۔دنیا میں موجود تمام زبانوں کے اثرات دیگر زبانوں پہ باہمی میل جول سے ہوتے ہیں۔اس طرح مختلف زبانوں کے الفاظ میں مفہوم اور آوازوں میں حیرت انگیز حد تک مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ مضمون کے آغاز میں ہی مولوی عبدالحق اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"جس طرح دنیا میں کوئی قوم بغیر خارجی اثرات اور غیر اقوام کے میل جول کے ترقی نہیں کرسکتی، اسی طرح دنیا میں شاید ہی کوئی زبان ایسی ہو کہ اس میں غیر زبانوں کے الفاظ آکر نہ مل گئے ہوں اور جو مخلوط نہ ہو۔ورنہ کسی زبان کا علمی میدان میں آنا یا آگے بڑھنا دشوار ہو جائے۔ بعض صورتوں میں ان بیرونی الفاظ نے ایسے قدم جمائے کہ زبان کی اصل ہیئت کو بدل دیا اور اصل ملکی زبان کے الفاظ سے ان کی تعداد بڑھ گئی"(4)

سہ ماہی "اُردو" بابت ماہ جولائی 1921ء جلد اول، حصہ سوم میں رسالے کے دوسرے صفحہ پر "اُردو" سے متعلق کچھ قواعد وضوابط کا اندراج کیا گیا ہے جس کے مطابق سہ ماہی اُردو کا رسالہ جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر کے پہلے ہفتے میں شائع ہو جایا کرے گا۔رسالے کا حجم 150 سے 200 الفاظ کے درمیان رکھا جائے گا اور یہ خالصتاً ادبی رسالہ ہوگا۔تمام خط وکتابت آنریری سیکرٹری انجمن وایڈیٹر اُردو اورنگ آباد دکن سے ہوگی۔یاد رہے کہ مولوی عبدالحق رسالہ سہ ماہی "اُردو" کو آغاز کے کثیر پرچوں میں رسالے کا ادبی ہونے، رسالے کا حجم اور وقت پر شائع ہونے کا عندیہ دے چکے ہیں جس سے ان کے علمی اخلاص اور اُصولوں پہ سختی سے کاربند رہنے کا پتہ چلتا ہے۔یہ رسالہ محمد مقتدی خان شروانی انسٹیٹیوٹ پریس علی گڑھ میں طبع ہو کر وہیں سے چھپا۔بابت اکتوبر سہ ماہی "اُردو" جلد اول، حصہ چہارم انجمن ترقی اُردو نے شائع کیا۔اس میں سات مضامین چھپے، جن میں سے دو مضامین اصطلاحات علمیہ، اور "تبصرہ" مولوی عبدالحق صاحب کا شامل ہے جب کہ دیگر مضامین میں مراثی انیس، ناول نویسی، مصحفی کی ایک غیر مطبوعہ مثنوی(مولوی عبدالحق صاحب کے اس عزم کا پتہ چلتا ہے جس میں وہ نظر انداز شدہ خالصتاً ادبی تحریروں کو سہ ماہی "اردو" میں چھاپنا چاہتے ہیں)اس میں تجویز اصلاح رسمُ الخط، شامل اشاعت ہیں۔اس شمارہ میں ڈاکٹر لطافت حسین خاں صاحب ناول کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

"ناول نویسی علم ادب کی ایک بڑی دشوار گزار اور کٹھن منزل ہے جس پر قدم رکھنے سے پہلے اپنے دماغ کی اعلیٰ سے اعلیٰ صفات سے کام لیناپڑتا ہے اور تخیّل، مشاہدہ، مطالعہ و غور و فکر غرض کہ ہر قسم کی قوتوں سے زادِ راہ طلب کرنی پڑتی ہے پھر بھی اکثر اوقات دیکھا جاتا ہے کہ پورے طور سے حق ادا کرنا اور مقصود پر پہنچنا معمولی عقل و ذہن کے آدمی کے امکان سے باہر ہے"(5)

سہ ماہی "اُردو" جلد دوم، حصہ پنجم بابت جنوری 1922ء آنریری سیکریٹری جناب مولوی عبدالحق صاحب کی زیرِ نگرانی انجمن ترقی اُردو سے شائع کیا گیا۔اس میں مولوی عبدالحق نے اصطلاحاتِ علمیہ (نباتات) اور کلّیاتِ سلطان محمد ولی قطب شاہ جزو دوم کا ادبی جائزہ لیا ہے۔جب کہ مولوی سیّد غلام یزدانی ناظم آثارِ قدیمہ حیدر آباد دکن نے اپنے مضمون "کلیاتِ سلطان محمد قلی قطب شاہ" کا تاریخی نقطہ نظر سے جائزہ لیا ہے۔اگلا شمارہ جلد دوم بابت ماہ اپریل 1922ء، حصہ ششم شائع ہوا۔اس میں مولوی عبدالحق کے دو مضامین تبصرہ، اور کلکتہ یونیورسٹی کمیشن اور دیسی زبانوں کی تعلیم سمیت کل سات مضامین شاملِ اشاعت ہیں۔

بابت جولائی 1922ء، جلد دوم، حصہ ہفتم عبدالحق صاحب آنریری سیکریٹری کی معیّت میں کل آٹھ مضامین کے ساتھ اشاعت پذیر ہوا۔اسی طرح اکتوبر 1922ء کا سہ ماہی "اُردو" بھی انجمن ترقی اُردو نے اورنگ آباد دکن سے شائع کیا۔مولوی عبدالحق بدستور آنریری سیکرٹری کے عہدے پر براجمان تھے۔سہ ماہی "اردو"، حصہ نہم بابت جنوری 1923ء، انجمن ترقی اُردو اورنگ آباد سے چھپ کر شائع ہوا۔فہرست مضامین میں جناب محمود شیرانی کا مضمون "فردوسی" جناب محمد عظمت اللہ خان کا "برکھارت" جناب سیّد نجیب اشرف صاحب ندوی کا "اُردو زبان کی ترقی میں صوبہ بہار کا حصہ" مترجمہ جناب سیّد راس مسعود صاحب کا "خطبات گارساں دتاسی" مصنفہ جراءت مرحوم" کا مثنوی حسن و عشق "مولوی سیّد وحیدُالدّین صاحب سلیم کا "اصطلاحات علمیہ" اور آڈیٹر کا مضمون "تبصرے" شاملِ اشاعت ہے۔شمارہ کے صفحات 143 تک محدود رکھے گئے۔محمد عظمت اللہ خان نے نظم "برکھارت" ہندی بحر میں پیش کی ہے۔ہندی کے شیریں الفاظ اور اردو فارسی لفظوں کے حسین امتزاج سے کلام میں حُسن اور سُریلا پن پیدا کیا گیا ہے۔عظمت اللہ خان کی نظم "برکھارت" سے ایک بند ملاحظہ فرمائیے:

"دھیما دھیما مینھ بھی چھم چھم پون ملائم اتراتی
"اٹھکھیلیاں کرتی اٹھلاتی
چکنے چکنے پتوں پر سے موتی سی بودیں ڈھلکاتی
کھیلتی آتی چھیڑتی جاتی"(6)

سہ ماہی "اُردو" جولائی 1923ء، حصہ یازدھم، جلد سوم انجمن ترقی اُردو اورنگ آباد دکن سے شائع ہوا۔فہرست مضامین میں تبصرہ سمیت سات مضامین شامل ہیں۔اکتوبر 1923ء میں سہ ماہی "اُردو" جلد سوم، حصہ دوازدھم، انجمن ترقی اُردو نے ہی طبع کیا۔جب کہ جلد چہارم، شمارہ "اُردو" بابت ماہ جنوری 1924ء، حصہ سیزدھم انجمن ترقی اُردو نے شائع کیا تو اس کے دوسرے صفحہ پر "مطبع کی معذرت" کے عنوان سے مینیجر مسلم یونی ورسٹی انسٹیٹیوٹ پریس علی گڑھ کی جانب سے سہ ماہی اُردو کے پچھلے حصہ بابت ماہ اکتوبر 1923ء میں شعر العجم کا ایک ٹکڑا عمر خیام کے متعلق وضاحت دے کر معذرت کی گئی تھی۔معذرت کی وجہ یہ بتائی گئی کہ عمر خیام کے متعلق شائع شدہ ٹکڑا مولوی محمود شیرانی کی خواہش پر کیا گیا تھا۔چوں کہ پروفیسر محمد اقبال اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال میں اتفاق سے بہت سی اقدار مشترک تھیں، لہٰذا ادارے کی غلطی سے پروفیسر محمد اقبال کی جگہ ڈاکٹر محمد اقبال لکھ دیا گیا تھا۔مذکورہ دونوں شخصیات کے درمیان حسب ذیل اقدار مشترک پائی گئیں:

.1 دونوں شخصیات کا نام محمد اقبال تھا۔

.2 دونوں شخصیات ڈاکٹر تھیں۔

.3 دونوں شخصیات کو جی سی یونیورسٹی میں بطور پروفیسر پڑھانے کا موقع ملا۔

ایسی شخصیات کی اشاعت کے حوالے سے بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے جسے پریس والے اپنے عمل میں نہ لاسکے اور جلد بازی میں غلطی کے مرتکب ٹھہرے۔اس حوالے سے مینیجر مسلم یونیورسٹی انسٹیٹوٹ پریس علی گڑھ نے سر محمد اقبال، پروفیسر محمد اقبال اور ایڈیٹر رسالہ اُردو تینوں سے معذرت کی تھی۔جلد چہارم جنوری 1924ء حصہ سیزدھم انجمن ترقی اُردو نے اورنگ آباد دکن سے شائع کیا۔اگلے صفحات میں رسالہ اُردو کے گزشتہ نمبر میں مطبع سے ہونے والی غلطی کی معذرت جنوری 1924ء کے شمارے میں کر لی گئی تھی لیکن رسالہ "معارف" میں فاضل اڈیٹر نے صاحب تنقید شعر العجم اور سہ ماہی "اُردو" پہ عامیانہ انداز میں کیچڑ اچھالنے کی جو کوشش کی گئی تھی۔جیسے کہا جاتا ہے کہ کتا کتے کا بیری ہوتا ہے۔اسی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

طرح ایک جریدہ دوسرے جریدے کی شہرت کو نقصان پہنچانے کے لیے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتا۔ رسالہ "معارف" کی اس حرکت کو سہ ماہی "اُردو" کے آڈیٹر نے "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے عنوان سے یاد کیا ہے اور اس حملے کا تند و تیز لفظوں میں جواب دیا ہے. رسالہ کے مدیر مولوی عبدالحق نے شمارے کا پہلا مضمون "اہلِ یورپ نے اردو زبان کی کیا خدمت کی" لکھا ہے۔ اس کے علاوہ سات مضامین بھی شاملِ اشاعت ہیں۔ بابت اپریل 1925ء، جلد چہارم، حصہ چہاردھم انجمن ترقی اُردو نے مولوی عبدالحق کی اِدارت میں شائع کیا ہے۔ اس شمارے میں جناب عظمت اللہ خان صاحب بی اے نے "دام میں یاں نہ آیئے، دل نہ یاں لگایئے" کے عُنوان سے جو نظم لکھی ہے اس میں پندرہ بند شامل ہیں۔ ان میں سے ایک بند ملاحظہ فرمائیں:

"زور کو نام کی طلب حسن بھی ایک زور ہے
زر کو نمود کا جنوں زر کو ہوس ضرور ہے
دام میں یاں نہ آیئے دل نہ یاں لگایئے"(7)

سہ ماہی "اردو" جلد چہارم، حصہ پانزدھم، انجمن ترقی اُردو نے مولوی عبدالحق کی ادارت میں آٹھ مضامین کے ساتھ جولائی 1924ء میں شائع کیا۔ اس میں مولوی عبدالحق نے اُردو زبان کی ترقی میں اہلِ یورپ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

" میں جان گلکرسٹ کو اُردو زبان کا بہت بڑا محسن خیال کرتا ہوں۔ وہ نہ صرف ایک طرح سے فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے قیام کا باعث ہوئے جس نے اُردو کی بہت بڑی خدمت کی۔ بلکہ انھوں نے اُردو کی توسیع و اشاعت کے لیے بہت کارآمد اور مفید کتابیں لکھیں، ملک کے قابل اہل زبان جمع کیے اور اپنی نگرانی اور ہدایت میں اچھی اچھی کتابیں لکھوائیں یا ترجمہ کرائیں۔ غالباً گلکرسٹ ہی کی سعی اور اثر کا نتیجہ تھا کہ اُردو کی رسائی سرکار دربار میں ہوئی"(8)

1925ء میں سہ ماہی اُردو کے چاروں شمارے (جلد اول، دوم، سوم، چہارم، جلد پنجم) حصہ ہفت دھم مولوی عبدالحق کی ادارت میں انجمن ترقی اُردو نے شائع کیے۔ جنوری کے شمارے میں محمد شیرانی کا مضمون "فردوسی کا مذہب" سمیت کل سات مضامین اس شمارے کا حصہ تھے۔ اپریل کے شمارے میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کا مضمون "رابندر ناتھ ٹیگور کی شہرہ آفاق تصنیف گیتاں جلی" سمیت کل نو مضامین شامل اشاعت تھے۔ جولائی اور اکتوبر 1925ء کے شمارے بھی جنوری اور اپریل کی ترتیب سے طبع ہوئے اور بدستور مولوی عبدالحق کی ادارت میں ہی چھپے۔ سہ ماہی "اُردو" جلد ششم جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر حصہ "بست و چہارم" اکتوبر 1926ء، انجمن نے مولوی عبدالحق صاحب بی اے کی اِدارت میں شائع کیے۔ شمارہ اکتوبر 1926ء میں تنقید شعر العجم از مولانا حافظ محمود شیرانی، بجنوری مرحوم کی وفات پر نظم از سیّد ہاشمی فرید آبادی، کیا کتب خانہ اسکندریہ عربوں نے جلایا؟ از سیّد حسن برنی، یادِ نشاط از مولوی غلام طیب صاحب، مقدمہ مثنوی خواب و خیال از مولوی عبدالحق، بادہ کہن (میر حسن نظم) از مولوی عبدالحق اور تبصرے از آڈیٹر و دیگر حضرات کی ہے۔ مرتّبین ثروت رضوی اور ڈاکٹر جاوید منظر نے اپنی انتخابی مضامین والی کتاب "سہ ماہی اردو انتخاب میں 1926ء کے چار شماروں میں سے چار مضامین کا انتخاب کیا ہے۔ ثروت رضوی اور ڈاکٹر جاوید منظر مولوی عبدالحق کے مضمون "ذکرِ میر" کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"اس انتخاب میں بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق کے قلم کا شاہکار مضمون "ذکرمیر" بھی شامل ہے۔ یہ مضمون بابائے اُردو نے میر تقی میر کی آپ بیتی پر خوبصورت انداز میں تحریر کیا ہے۔ یہ مضمون "ذکرِ میر" پر ایک اہم حوالے کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے"(9)

انجمن ترقی اُردو نے 1927ء میں سہ ماہی "اُردو" جلد ہفتم کے چاروں شمارے (جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر) یکے بعد دیگرے مولوی عبدالحق کی اِدارت میں ہی شائع کیے۔ ثروت رضوی اور ڈاکٹر جاوید منظر ضیا احمد بدایونی کے مضمون پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اُردو دنیا کا منفرد نام ضیا بدایونی کا ایک مضمون "مومن پر ایک نظر" میں اُنھوں نے مومن خان مومن پر سیر حاصل مضمون تحریر کیا ہے جس میں خصائصِ کلامِ مومن، مومن کے خیالات کی پیچیدگی کے علاوہ معاصرین سے مومن کا موازنہ وغیرہ بڑے مدلّل انداز میں تحریر کیا ہے"(10)

" اُردو" جلد 8، جنوری تا دسمبر 1928ء (جنوری، اپریل، جولائی، اکتوبر) انجمن نے ڈاکٹر مولوی عبدالحق کی اِدارت میں بروقت شائع کے۔ جنوری کے شمارے میں اڈیٹر کے تین مضامین شائع ہوئے جب کہ باقی چھ مضامین مرزا فرحت اللہ بیگ، مولوی سیّد ہاشمی فرید آبادی، شبیر حسن خان جوش ملیح آبادی اور جناب صفدر مرزا پوری صاحب کے ہیں۔ 1928ء کے بقیہ شماروں کے مضامین کی تعداد بھی یہی رہی۔ "اُردو" جلد 9، سال 1929ء، حصہ 33، حصہ 34 حصہ 35، حصہ 36, بالترتیب جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر کے شمارے انجمن ترقی اور نگ آباد دکن سے مولوی عبدالحق کی زیرِ اِدارت شائع کیے گئے۔ شمارہ اکتوبر 1929ء کی فہرست مضامین میں حاجی احمد تغری صاحب کا مضمون "دورِ تراجم" اور دوسرا مضمون "احسان

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

، صمصام الدّولہ از حافظ عبدالرحمٰن خان۔ تیسرا مضمون جناب مرزا فرحت اللہ بیگ کا شہادت جنگ دھلوی طبع ہوا۔ "سسی پنوں" کے مضمون نگار نورالٰہی اور "ایثار (افسانہ) کشن پرشاد کا ہے۔ "تبصرے" آڈیٹر و دیگر حضرات کا مضمون شاملِ اشاعت ہے۔ سہ ماہی "اُردو" جلد 10, بالترتیب جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر 1930ء، حصہ 37, حصہ 38, حصہ 39، اور حصہ 40, چاروں شمارے مولوی عبدالحق کی زیرِادارت اشاعت پذیر ہوئے۔ شمارہ جولائی 1930ء کے شمارہ کے صفحات کو 187 تک محدود رکھا۔ اس سال کے دیگر شماروں کے صفحات کی تعداد 150 سے 200 کے درمیان ہے۔

1931ء سہ ماہی "اُردو" کے شمارے مولوی عبدالحق نے بطور مدیر جاری کیے۔ انجمن ترقی اُردو ہند نے رضا لائبریری رام پور سے معاونت حاصل کر کے شائع کیے۔ یہ شمارے جلد گیارہ کے تحت شائع کیے گئے۔ شمارہ نمبر 1 میں اُردو لغات اور لغت نویسی، روسی ادب اور خطبات گارساں دتاسی کو اولیّت بخشی گئی۔ 1932ء کے چاروں شمارے انجمن ترقی اُردو ہند سے شائع ہوئے، یہ شمارے مولوی عبدالحق کی ذاتی دل چسپی کا شاخسانہ تھے۔ جلد بارہ کے تحت شائع ہونے والے یہ شمارے اورنگ آباد دکن سے جاری ہوئے۔ 1933ء میں سہ ماہی "اُردو" جلد تیرہ، 1934ء میں جلد چودہ، 1935ء میں جلد پندرہ اور 1936ء میں جلد سولہ کے تحت ہر تین ماہ بعد سہ ماہی "اُردو" مولوی عبدالحق کی اِدارت میں اورنگ آباد دکن سے شائع ہوتے رہے۔ 1937ء میں جلد سترہ حصہ پینسٹھ، چھیاسٹھ، سڑسٹھ اور اڑسٹھ کے تحت دلی سے شائع ہوئے۔ کیوں کہ 1936ء تک انجمن ترقی اُردو کا دفتر اورنگ آباد میں تھا اور اب دلی منتقل ہو چکا تھا 1936ء میں ہی۔ حصہ اڑسٹھ جلد سترہ سیّد راس مسعود کے لیے مخصوص کیا گیا۔ چناں چہ مسعود نمبر اکتوبر 1937ء، وہ پہلا شمارہ ہے جسے خاص نمبر کہہ سکتے ہیں۔ جولائی 1937ء کے شمارے میں مولوی عبدالحق نے اپنے اداریے کی وساطت سے لکھا ہے کہ اگلا شمارہ "مسعود نمبر" کے نام سے ہوگا۔ اکتوبر 1937ء میں شمارہ نمبر 4، (مسعود نمبر) شائع ہوا تو اس میں "مسعود مرحوم"، کے عنوان سے جناب ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کی نظم شامل اشاعت تھی۔ ڈاکٹر محمد اقبال کی نظم کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

"یہ مہر وماہ یہ ستارے یہ آسمانِ کبود
خیال جادہ و منزل فسانہ وفسوں
کہ زندگی ھے سراپا رحیل بے مقصود
تھی نہ آہ! زمانے کے ہاتھ سے باقی
وہ یادگار کمالات احمد و محمود
زوالِ علم و ھنر مرگِ ناگہاں اُس کی
وہ قافلے کا متاعِ گراں بہا مسعود!"(11)

1938ء اور 1939ء میں چھپنے والے شمارے مولوی عبدالحق کی ادارت میں انجمن ترقی ہند دہلی سے شائع ہوئے شروع میں صفحات کی تعداد چھ سو سے آٹھ سو کے درمیان تھی لیکن شمارہ نمبر 73 کے صفحات کی تعداد 186 تھی۔ جلد 20، جنوری 1940ء میں حصہ شمارہ نمبر 77، مولوی عبدالحق کی اِدارت میں انجمن ترقی اُردو نے شائع کیا۔ اس کے صفحات کی تعداد 667 رکھی گئی۔ 1941ء، 1942ء، 1943ء 1944ء اور 1945ء تک شائع ہونے والے شمارے حسبِ معمول ہر تین ماہ بعد دہلی سے شائع ہوئے۔ جنوری 1945ء میں شمارہ نمبر 1, کا اِجرا جلد نمبر 25 کے تحت ہوا۔ اس شمارے میں اُردو میں علمی اصطلاحات، اُردو شعر و ادب کا جائزہ، تیرھویں صدی کا اُردو ادب، اور تبصرے وغیرہ شامل تھے۔

1946ء کے شائع ہونے والے شمارہ نمبر 1 میں صفحات کی تعداد کم کر کے 140 کر دی گئی۔ یہ شمارہ جلد نمبر 26 کے تحت انجمن ترقی اُردو دہلی سے ہوا۔ جلد نمبر 27، جلد نمبر 27، جلد نمبر 28 کے شمارے بھی مولوی عبدالحق کی ادارت میں انجمن ترقی اُردو دہلی نے شائع کیے۔ جولائی 1949ء کو شائع ہونے والے شمارے میں ڈاکٹر مولوی عبدالحق کا مضمون "اُردو میں دخیّل الفاظ" عزیز احمد پروفیسر ادبیات انگریزی جامعہ عُثمانیہ کا "اقبال کا نظریہ فن" ڈاکٹر سیّد عبداللہ کا "میر تقی میر کا رنگ طبیعت" انجمن ترقی اُردو دہلی نے شائع کیے۔ اس کی مجلسِ اِدارت میں ڈاکٹر مولوی عبدالحق معتمد اعزازی اور صدر انجمن ترقی اُردو تھے۔ قاضی احمد میاں صاحب معتمد انجمن تھے۔ مجلسِ اِدارت کے دیگر ارکان میں شیخ محمد اکرم، ممتاز حسین معتمد فنانس، ڈاکٹر فضل احمد کریم صاحب فضلہ معتمد تعلیمات، مولوی سیّد ہاشمی فرید آبادی، ڈاکٹر سیّد عبداللہ ریڈر اُردو، ڈاکٹر وجاہت حسین، عندلیب شادانی صدر شعبہ فارسی ڈھاکہ یونیورسٹی شامل تھے۔ 1947ء میں قیامِ پاکستان سے پہلے اور 1949ء کے وسط تک کوئی سہ ماہی "اُردو" شمارہ منظرِ عام پر نہیں آیا۔ جمیل الدّین عالی معتمد اعزازی انجمن ترقی اُردو، دو سال کے عرصے میں سہ ماہی "اُردو" کی بندش کے حوالے سے لکھتے ہیں:

Vol.7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"اُردو، 1921ء سے 1936ء تک اورنگ آباد دکن میں ہی رہا کیونکہ انجمن کا دفتر وہیں تھا۔1936ء میں دلّی آگیا اور 1948ء تک وہیں رہا، مگر اُردو 1947ء تک نکلا کہ زمانہ بہت افراتفری کا تھا جب مولوی صاحب کراچی آگئے اور انجمن نے کام شروع کیا تو تقریباً پہلی ترجیح کے طور پر 1949ء کے وسط میں "اُردو" کو جاری کیا"(12)

بیسویں صدی کی چھٹی دہائی یعنی 1950ء سے 1960ء کے درمیان انجمن کا دفتر کراچی میں ہی رہا۔اس دوران سہ ماہی "اُردو" کے تمام شمارے انجمن ترقی اُردو" سے ہی نکلتے رہے۔ جلد 29،اپریل 1950ء شمارہ نمبر 2،انجمن ترقی اُردو کراچی سے ہی جاری ہوا۔ مولوی عبدالحق بدستور معتمد اعزازی، شیخ محمد اکرام رکن، قاضی احمد میاں صاحب اختر جوناگڑھی بدستور معتمد تھے۔ سہ ماہی "اردو" کے شمارہ نمبر 2 جو اپریل 1951ء میں شائع ہوا،اس میں انجمن کے نامساعد حالات کی وجہ سے صفحات کی تعداد فقط 155 رکھی گئ۔اس شمارے میں جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق، جناب پیر حسام الدّین راشدی اور جناب ڈاکٹر غلام مصطفی خان جیسے مخلص اور منجھے ہوئے مصنفین کے مضامین شائع کیے گئے۔ سہ ماہی "اُردو" حالی نمبر، انجمن ترقی اُردو نے جلد 31، شمارہ نمبر 2،اپریل 1952ء کو شائع کیا۔ یہ مولانا الطاف حسین حالی پہ شائع ہونے والا، سہ ماہی اُردو کا دوسرا خاص نمبر تھا،اس میں آٹھ مضامین شاملِ اشاعت تھے۔اس شمارۂ خاص میں چھپنے والے تمام مضامین "حالی" کی سوانح کو اُجاگر کرتے ہیں۔ جیسا کہ "حالی اور انسانیت" حالی فارسی شاعری، حالی کا تصور اُسلوب ،بے زبانوں کی زبان حالی، شاملِ اشاعت تھے۔1953ء کو جلد 32 شائع ہوئی۔1954ء کو انجمن نے جلد 33 کا اجرا کراچی سے کیا۔1955ء کے تمام شمارے جلد 34 کے تحت شائع ہوئے۔1956ء کے شمارے، جلد 35 کے تحت منظرِ عام پر آئے۔ 1957ء کے چاروں شمارے جلد 36 کے تحت انجمن ترقی اُردو پاکستان کراچی نے مولوی عبدالحق کی ادارت میں جاری کیے۔1958ء اور 1959ء کے شمارے بالترتیب جلد 37 اور جلد 38 کے تحت انجمن نے چھاپے۔ اکتوبر 1959ء میں شائع ہونے ماہِ اکتوبر کے شمارے میں شاملِ اشاعت مضامین درج ذیل ہیں۔

دنیا کی عظیم ہستی از ڈاکٹر محمد احسن فاروق، اسمعیل میرٹھی از اقتدا حسین، مولد مصحفی از سیّد سچی حسن، حضرت غمگیں غالب کی نظر میں از محمد مسعود احمد، اور جگر کی شاعری کا واقعہ از احمد حسین خاں احمد رفاعی۔

رسالہ سہ ماہی "اُردو" شمارہ نمبر 1,2, جنوری تا جون جلد 39 کے تحت انجمن ترقی اُردو کراچی سے شائع ہوا۔ اور جولائی، اکتوبر (جولائی تا دسمبر) جلد 39 کے تحت انجمن ترقی اُردو کراچی سے شائع ہوا۔ اس کی فہرست مضامین میں امیر مینائی کی ایک غیر مطبوعہ عاشقانہ مثنوی از کریم الدین احمد، علم الاقتصاد (اقبال کا پہلا علمی کارنامہ) از علامہ محمد اقبال شائع ہوئے۔1961ء میں سہ ماہی "اردو" کے شمارے جلد 40 کے تحت انجمن ترقی اردو کراچی نے شائع کیے۔

16 اگست 1961ء کو بابائے اُردو اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ انجمن ترقی اُردو کا عظیم اثاثہ منوں مٹی تلے چلا گیا۔ مولوی عبدالحق اُردو زبان وادب کا ایک خوبصورت باب تھے اور یہ باب اُن کے انتقال کے بعد بند ہو گیا تھا۔ بابائے اُردو ہمہ جہت شخصیت تھی۔ جس نے نہ اپنے آرام کا خیال کیا اور نہ دولتِ دنیا کی پرواہ کی۔ اُن کا صرف ایک ہی عُنوان اُردو زبان وادب سے وابستہ اور پیوستہ تھا۔ یہ وہ نغمہ تھا جو فصلِ گل ولالہ کا پابند نہیں تھا۔ صبح ہے یا شام ہے مولوی عبدالحق کی زبان پہ اُردو زبان کی اصلاح اور ترقی کا نام تھا۔

؎ یہ نغمہ فصلِ گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لاالہ الااللہ

مال ودولتِ دنیا سے مولوی عبدالحق کی بے رغبتی اور اُردو سے محبت نے انہیں زبان وادب کی دنیا میں لازوال کر دیا۔ مولوی صاحب کے تمام رشتے صرف ایک چیز سے بندھے ہوئے تھے جسے اُردو زبان کہا جاتا ہے۔ بقولِ اقبال:

یہ مال ودولتِ دنیا یہ رشتہ وپیوند
بُتانِ وہم و گُماں لاالہ الااللہ

یہ دور زبان وادب کی خدمت کے لیے جس ذات کا متلاشی تھا وہ مولوی عبدالحق کی ذات تھی۔ یہ ذات جب تک رہی تب تک اُردو زبان کا حقیقی وارث، ادب کا پاسبان، مصلح زبان، اُردو زبان کا عاشق بھی اُسی ذات کے لباس میں ملبوس رہا۔ کہا جاتا ہے کہ جانے والے چلے جاتے ہیں لیکن اپنے پیچھے اپنی داستانیں چھوڑ جاتے ہیں۔ یہاں پہ یہ عرض کرتا چلوں کہ مولوی عبدالحق کے اخلاص نے اپنے گردونواح میں کچھ ایسے افراد بھی پیدا کر دیے تھے جو مولوی صاحب کی ذات کے عکس کو اُردو زبان میں اُتارتے رہتے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

حوالہ جات

1) شان الحق حقی، "فرہنگِ تلفظ "اسلام آباد: ادارہ فروغِ قومی زبان، 2017ء، ص:23
2) محمد عبداللہ خان خویشگی، "فرہنگِ عامرہ "ایضاً، ایضاً، 1989ء، ص:25
3) عبدالحق مولوی، آغاز، مشمولہ سہ ماہی اردو، کراچی: انجمن ترقی اردو، جنوری 1921ء، ص:2
4) مولوی عبدالحق، مرہٹی زبان پر فارسی کا اثر 'مشمولہ سہ ماہی اردو، اپریل 1921ء، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ص:1
5) لطافت حسین خاں، ڈاکٹر، ناول نویسی مشمولہ، سہ ماہی اردو، کراچی: انجمن ترقی اردو، اکتوبر 1921ء
6) عظمت اللہ خاں، محمد، برکھارت کا پہلا مہینہ، مشمولہ، سہ ماہی "اردو"، کراچی: انجمن ترقی اردو، جنوری 1923ء، ص:96
7) ایضاً، جنوری 1924، ص:273
8) مولوی عبدالحق، اہلِ یورپ نے اردو کی کیا خدمت کی، مشمولہ "اردو"، کراچی: جولائی 1924ء، انجمن ترقی اردو، 1924ء ص:494 جلد چہارم
9) سہ ماہی اردو انتخاب 1926ء تا 1930ء، ثروت رضوی و ڈاکٹر جاوید منظر، انجمن ترقی اردو پاکستان، 2014ء، ص:5
10) ثروت رضوی، ڈاکٹر جاوید منظر، انتخاب سہ ماہی اردو 1926ء تا 1930ء، انجمن ترقی اردو پاکستان، 2014ء، ص:5
11) اقبال محمد سر، ڈاکٹر، مسعود مرحوم، مشمولہ سہ ماہی "اردو" جلد 17، انجمن ترقی اردو اورنگ آباد، 1937ء، ص:729
12) جمیل الدین عالی، حرفے چند، انجمن ترقی اردو، اشاعت 1976ء، ص:4